[illegible]

[illegible] تالیف مولوی عبدالعزیز صاحب [illegible]

روداد مناظرہ مرشد آباد
مابین مقلدین و غیر مقلدین

[illegible]

[illegible] دہلی [illegible]

مقلدین واہل حدیث کے قابل دید وشنید واقع ہوا غالباً ایسا اہتمام بنگالہ میں کیا ہندوستان میں
بھی نہیں ہوا ہوگا میرے دل میں آیا کہ پوری کیفیت اسکی لکھوں تاکہ غائبین کو بھی اسکا علم ہو
پس پوشیدہ نرہے کہ ابتدا اسکی اسطرح پر ہوئی کہ درمیان مولوی عبدالحق نامی ایک حنفی المذہب
اور مولوی ابراہیم نامی ایک اہل حدیث باشندگان ضلع مذکور کے دونون مسئلہ وجوب تقلید شخصی
کے بارہ میں مناظرہ ہوا تھا اس مناظرہ میں مولوی عبدالحق صاحب حنفی مغلوب ہوئے اور
مزید انصاف پسندی سے سر مجلس کھڑے ہوکر اقرار اپنی مغلوبیت کا کردیا اور کہا کہ ابھی میں اس مسئلہ
کو اس وجہ سے تسلیم نہیں کرسکتا کہ بہت بڑے بڑے علما ہیں میں اسلئے مزید اہتمام کرونگا
اور تمام علما کو اکٹھا کرکے مناظرہ کراؤنگا اسوقت محقق ہوگا تسلیم کرونگا چنانچہ حسب وعدہ انہون نے
مزید صرف ہمت وکوشش کے ساتھ تمام رؤسا وعلمائے کبار اس دیار کو آمادہ کیا اور ہزارہا روپے
لگائے گئے اور علماء دیار وامصار کو طلب کیا اور اہل حدیث کو بھی اپنے اہتمام کی خبر دی تاکہ وہ
لوگ بھی آمادہ رہیں چنانچہ اہل حدیث نے راقم الحروف عبدالعزیز رحیم آبادی کو اور خط لکھے
گئے جواب تک نہیں بھیجا تب مولوی ابراہیم صاحب آروی کو لکھا انہون نے بھی عذر کیا۔
تب ان لوگون نے مولوی عبداللہ صاحب غازیپوری اور انکے شاگرد مولوی محمد سعید صاحب
بنارسی کو طلب کیا چنانچہ یہ حضرات تشریف لے گئے مگر وہان کا اہتمام دیکھکر ان لوگون کی یہ رائے
ہوئی کہ اس ناچیز کو بلائیں۔ وہان کے لوگون نے کہا کہ انکو بہت خطوط لکھے گئے مگر جواب تک نہیں
آیا تب مولوی عبداللہ صاحب ومولوی محمد سعید صاحب نے کہا کہ ہمارا خط لیکر ایک آدمی
خاص جاوے چنانچہ مولوی حفاظت اللہ صاحب کو ان دونون نے خط دیکر روانہ کیا حضرت
والد ماجد جناب شیخ احمد اللہ صاحب سے میرے بھیجنے کی استدعا کی چنانچہ مولوی حفاظت اللہ
خط لیکر پہونچے وحسب اجازت والد مدظلہ میں انکے ساتھ روانہ ہوا اور مولوی ابراہیم صاحب
آروی بھی تار دیکر بلا لئے گئے اور جناب فخر المعاصرین مولوی محمد صاحب منگیری کو بھی تکلیف
دیے گئے جب سب لوگ اکٹھے ہوئے تو اسکی تجویز شروع ہوئی کہ علمائے حاضرین مین سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح رہے کہ قبل اسکے اس کیفیت کو مولوی محمد سعید صاحب بنارسی نے اپنے پرچہ نصرۃ السنۃ نمبر ۱۵ مین لکھا ہے مگر چونکہ جسطرح جواب خصم مشکل ہے اسی طرح دوسرے کی پوری پوری تقریر بھی ادا کرنا مشکل ہے اور سچ ہے (تصنیف را مصنف نیکو کند بیان) بنابران مولویصاحب ممدوح اسکو پوری طرح نہین لکھ سکے چنانچہ اسیلئے مولویصاحب کے استاد جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ چشمہ رحمت غازی پور انکو اس کیفیت کے لکھنے سے منع کرتے تھے مگر مولویصاحب نے تیزی طبع سے نہین مانا اور ایک وجہ خرابی کی یہ بھی ہوئی کہ مولویصاحب قبل وقوع مناظرہ بنارس سے چلتے وقت اخبار شحنہ ہند مین چھپوا چکے تھے کہ مولانا محمد سعید صاحب مرشدآباد مناظرہ کرنے روانہ ہوئے اور حالت یہ ہوئی کہ وہان حسب مشورہ وصوابدید علما وہ مناظر نہین بنائے گئے پس مولوی صاحب کا مقصود یہ ہوا کہ اس کیفیت کو اسطرح چھپوا کر [illegible] شرکت اور [illegible] مناظرہ مین علو کے ساتھ ظاہر ہو اس مصلحت اندیشی نے تحریر کرایا [illegible] کیفیت [illegible] خود لکھی اور تصدیق کے واسطے جناب مولوی عبد اللہ صاحب ممدوح [illegible] بواسطہ مولوی ابراہیم صاحب آروی بھیجدی چنانچہ مولویصاحب کا خط اس تحریر کے آخر مین منقول ہے۔

کیفیت مناظرہ [illegible]

کیفیت مناظرہ مرشدآباد

حامداً و مصلیاً

اما بعد واضح ہو کہ بالفعل بماہ جمادی الاولی سنہ [illegible] ہجری مرشدآباد

نے بھی قبول کرلیا اور اس شرط کو کہ جو مغلوب ہو اپنے مذہب سے رجوع کرے ثالثون نے نامناسب
سمجھکر نامنظور کرادیا۔ حسب مشورہ یوم گذشتہ اہل حدیث کی طرف سے محرر سطور عبد العزیز مناظر
قرار دیا گیا اور مقلدین کی طرف سے پہلے مولوی کریم بخش مناظر ہوئے پھر یکے بعد دیگرے
بدلتے گئے اول بحث وجوب تقلید شخصی ٹھہرا اور اسمین کلام شروع ہوا کہ مدعی کون ہی و بار ثبوت
کس پر ہے پہلے جانبین کا قول اس مسئلے مین لکھوایا گیا۔ (منجانب مقلدین) یہہ لکھا گیا
کہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید شخصی واجب ہی (منجانب اہل حدیث) یہہ لکھا گیا
کہ ہم لوگ تقلید شخصی کو واجب نہین جانتے کیونکہ شریعت یعنی قرآن وحدیث مین اسکا ذکر
اور ثبوت نہین پاتے (علمای مقلدین) اگر یہ لوگ واجب نہین جانتے ہین تو اقسام ستہ
احکام شرعیہ مین سے کون قسم جانتے ہین (عبد العزیز) ہم لوگ کہہ چکے ہین کہ شریعت مین
اسکا ذکر اور ثبوت نہین پاتے ہین پھر یہ پوچھا کہ کون قسم کا حکم شرعی ہی اسکے کیا معنی۔ غرض
اسی مین مباحثہ رہا منجانب مقلدین ملا محمد عارف و مولوی کریم بخش و مولوی لطف
الرحمن و مولوی سعد الدین کلام کرتے رہے۔ اور اہل حدیث کی طرف سے صرف محرر سطور
عبد العزیز۔ اس روز اسی بحث و تعیین مدعی مین وقت خرچ ہوگیا اور بہ تجویز ثالثین مقلدین
مدعی وجوب تقلید شخصی قرار دیے گئے۔ اسکے بعد یہہ امر قرار پایا کہ اول علمای مقلدین اپنے
دعوے کو یعنی وجوب تقلید شخصی کو قرآن وحدیث سے ثابت کرین کیونکہ اہل حدیث اسکے منکر ہین
یعنے کہتے ہین کہ قرآن وحدیث سے اسکا ثبوت نہین ہی پس اول دلیل جو منجانب مقلدین
پیش ہوئی آیت (فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) ہے آیت کریمہ
ترجمہ کیا تھا کہ ثالثین نے کہا گیارہ بج گئے اب مجلس برخاست ہونا چاہیے اس روز مجلس یہی
تمام ہوئی اور مناظرہ دوسرے دن پر موقوف رہا۔ اتنے مین منجانب مقلدین ایک مولوی صاحب
نے کھڑے ہوکر عوام۔ تماشائیون کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ صاحبو سنو ہم لوگون نے جو
دعوی کیا تھا کہ تقلید شخصی واجب ہے اسکو قرآن سے ثابت کردیا۔ (عبد العزیز) ثالثون کی

مدرس جونپور کو خرچ بھیجکر بذریعہ تار کے طلب کیا اور وہ مجلس سوم مین شریک ہوئے اور آیت
(فَاسْئَلُوٓا اَھْلَ الذِّکْرِ الآیہ) پڑھکر اُسکا بیان شروع کیا تھوڑی دیر کے بعد مولوی
ہدایت اللہ خان صاحب نے اُنکی تقریر ناپسند کرکے ڈانٹ کر اُنکو بٹھادیا اور اپنے ایک
شاگرد مولوی شبیر علی نام کو کھڑا کیا اور اُنکی جو تقریر نا تمام رہتی تھی اُسکی خود بیٹھے بیٹھے تقریر کرتے
تھے صورت یہ تھی کہ گویا شاگرد ماتن تھے اور اُستاد شارح بلکہ انہین دو پر موقوف نہین
چند صاحبان مولوی وغیر مولوی) بولتے جاتے تھے اور باوجود روکنے ثالثین کے باز نہ آئے
تھے جن تقریرون کا ماحصل مینے ترتیب دلائل مین لکھدیا ہی۔ پھر آیۃ مذکورہ کے بیان کے
بعد اہل حدیث سے جواب طلب کیا اور کہا کہ دلائل تو سیکڑون ہین ایک اُسکا تو جواب دیدین۔
(عبد العزیز) ساری دلیلین اُس طرف کی تمام ہولین تو مین ایک دفعہ سب کا جواب
دونگا ورنہ مین جواب دیتا جاؤنگا اور یہ آیندہ دلیل دینے کا وعدہ کرتے جائینگے۔
مینے مانا کہ سیکڑون دلیلین سہی مگر اُن مین سے جن جن پر زیادہ اعتماد ہوا ہو انہین کو ذکر کرین۔
(ثالثین) نے پہلے اُنکو سمجھایا پھر اُنکی التجا پر کہا کہ اس ایک دلیل۔ (فَاسْئَلُوْ) کا جواب ہم لوگ
بھی اول سننا چاہتے ہین اسکے بعد بقیہ دلائل وہ سب ایکدفعہ کہہ لینگے تو آپ ایکدفعہ
جواب دیجئے گا چنانچہ مینے اُسکا جواب دیا جو ترتیب جواب مین مذکور ہی۔ بالجملہ تقریر جانبین کی
بہ ترتیب لکھتا ہون کلمات خلاف تہذیب و حرکات خلاف تہذیب جیسے ہنسی ٹھٹھا کا یا چند
شخص کا مناظر کے سوا بولنا اور بیہودہ کلمی اور بری مثالین جو ہمارے مقابلین سے سرزد
ہوئین اُس سے مینے قطع نظر کرلیا ہی۔ اور میری تہذیب نے اُسکے ترک پر مجھکو مجبور کیا صرف دلائل
و براہین کے متعلق جسقدر باتین تہین اُسکو لکھا ہان اتنا ہی کہ جس بسط اور وسعت کی ساتھ
وہان تقریر ہوئی تہی چونکہ اُسکو بعنوانہ لکھنے مین بڑی تطویل لاطائل تھی بنابران صرف خلاصہ
کلام و حاصل مرام ضبط تحریر کرتا ہون غالباً اس تحریر کی صحت اور واقعی ہونے سے کوئی
انکار نہین کریگا اور جانبین کی عبارات دار ضرور اسکے صدق کا اقرار کرینگے والا فلعنۃ اللہ

طرف مخاطب ہوکر) کیا فریق مدعی نے اپنے دعوے کو قرآن سے ثابت کردیا؟
(ثالثین) نہین نہین (عبدالعزیز) فریق مدعی کی طرف سے جو بات پکار کر کہی گئی اسکو اہلوگون
نے سنا؟ (ثالثین) ہان سنا۔ پھر یکبتہہ بابو سرآمد ثالثین نے اوٹھکر فرمایا کہ ذرا آپ لوگ سکوت
کرین جب سب لوگ خاموش ہوئے تب اونہون نے بہ آواز بلند فرمایا آج صرف اسی قدر بحث
ہوئی ہے کہ منجانب مقلدین تقلید شخصی کے وجوب کا دعوی کیا گیا اور اس دعوی کے ثبوت مین
ایک آیت قرآن کی اونہون نے پیش کی اور اُسکا ترجمہ کیا لیکن ابہی یہ نہین دکھایا ہی کہ اس آیت
سے یہ دعوی کیونکر ثابت ہوا۔ اب باقی بحث دوسرے دن ہوگی۔ الغرض اُس روز مجلس
اسی پر تمام ہوئی اور مناظرہ دوسرے دن پر موقوف رہا۔ دوسرے روز ابتدا میں ملا محمد عارف
صاحب نے کھڑے ہوکر وعظ کے طور پر ایک تقریر شد و مد سے کی جسکا حاصل اسی قدر تھا کہ ایسی
مجلس اور ایسا اہتمام کبھی نہین ہوا تھا چاہیے کہ سب لوگ اسکا لحاظ کرین اور زیادہ دن بہی لگے
تو اپنا ہرج قبول کرین اور شریک مناظرہ رہین ادہر سے مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب نے بہی
ایک تقریر دلپذیر اسی مضمون کی تائید مین بیان فرمائی۔ پہر ملا صاحب نے کھڑے ہوکر تقریر
شروع کی (ملا محمد عارف) قرآن مین حرمین کی عظمت وارد ہی اور وہان کے لوگ مقلدین
مضمون اسی قدر تھا مگر طویل تقریر مین کہا تھا (عبدالعزیز) امام ابو حنیفہ رح ۸۰ھ مین پیدا
ہوئے اور کوفے مین رہتے تھے اور اُنکے زمانے مین امام مالک مدینہ طیبہ کے امام تھے کیونکہ
وہ ۹۳ھ مین پیدا ہوئے تہوڑے دن امام تھے کہ امام ابو حنیفہ رح سے چھوٹے تھے اور تمام
اہل مدینہ کے امام تھے اُنہون نے امام ابو حنیفہ کا خلاف کیا اور امام ابو حنیفہ رح نے اُنکا اور ۱۵۰ھ
مین جسمین امام ابو حنیفہ رح نے انتقال کیا امام شافعی رح پیدا ہوئے اور وہ تمام اہل مکہ معظمہ
کے امام تھے اونہون نے بہی امام ابو حنیفہ کا خلاف کیا پس اُنکی پیروی کرنا اور حنفی مذہب
اختیار کرنا حرمین کے خلاف کرنا ہی اسکے بعد مباحثہ ملتوی رہا اور کسی وجہ سے دو دن کی
مہلت ہوئی۔ اس اثنا مین حنفیون نے مولوی ہدایت اللہ خان صاحب رامپوری

بعض مناظرہ انشاءاللہ مستقل چھپایا جائیگا

وہ گروہ ہی جو سنت کے ساتھ تہا یعنے صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گروہ تو اہل سنت وجماعت کے معنے ہوئے طریقۂ رسول وطریقہ صحابۂ رسول والا'' ہر چند یہ معنے صاف طور پر ظاہر ہی پیر بہی مزید اطمینان کے واسطے کتاب غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت پیران پیر بہی دکہلاتے ہین (السنۃ ما سنۃ رسول اللہ صلعم والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلعم) یعنے سنت طریقہ رسول کو کہتے ہین اور جماعت اوسکو جسپر اصحاب رسول متفق ہوئے پہر ایک شخص غیر یعنے امام ابو حنیفہ رح کی تقلید کرنا اور اپنے کو اہل سنت وجماعت کہنا نہایت خلاف عقل ہی کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص وہ بہی غیر کی پیروی کرنیوالا جماعت صحابہ کی پیروی کرنیوالا کہا جاوے؟ پس کلمات دعوی ہی سے تقلید شخصی باطل ہوئی کیونکہ اگر یہ لقب سچا وصحیح ہی تو تقلید شخصی باطل ہی ہم لوگون نے اسی واسطے تقلید کی نسبت پہلے اپنی طرف سے کوئی حکم نہین لگایا کہ اگر انکی زبان سے اسکا بطلان ثابت ہو جائے تو ہمارے کہنے کی کیا ضرورت ہے اب انکی دلیل فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ کا جواب دیتا ہون - واضح رہے - کہ اس طرف سے اس دلیل کے بیان ہو جانیکے بعد بعض وجہ سے مناظرہ ملتوی ہو گیا تہا اس فرصت مین مولوی محمد سعید صاحب - اور ہمارے دیگر علمانے مجہ سے پوچہا کہ اس دلیل کا جواب کسطرح پر اور لیا ہو گے میںنے اسکے اظہار سے انکار کیا اور کہا (دیوار گوش دارد) مین نہین کہونگا مگر ان لوگون نے اصرار مزید کیا آخر میںنے وجوہ جوابات کا خلاصہ لکہکر ان لوگون کو دکہلا دیا - غالباً اس سے سوائے بد طینت آدمی کے کوئی دیانتدار انکار نہین کریگا - آیۃ فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون جو اس طرف سے پیش ہوئی ہی اول مین اسکے فا ہے جسکا ترجمہ فارسی مین پس اور ہندی مین تب ہے تو اسکے پہلے کوئی کلام ہونا چاہیئے اوسکو مخاطب نے کیون چہوڑ دیا؟ فاسئلوا کے معنی ہین (تب پوچہ لو) تو مسئول عنہ اسکا یعنے کس بات کو پوچہ لو اس آیت سے مفہوم ہوتا ہی یا نہین اور اس جگہ اوسکا ذکر ہے یا نہین - (ثالثین) مولوی ہدایت اللہ خانصاحب سے مخاطب ہو کر پوچہا کہ ہان صاحب اس ایت کے اگے پیچہے پڑہیئے اور بتایئے کہ اسکا ذکر ہے

بات نہین مانی جاوے تو تبلیغ کا کیا فائدہ ۷ قرآن مین ہی اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ
اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی اور اونکی جو تم مین اختیار
والے ہین - اور امام لوگ بہی دین مین اختیار والے ہین کیونکہ اونہون نے اجتہاد کیا تو حسب آیت
اونکی تابعداری واجب ہوئی ۸ قرآن مین ہی وَاِذَا جَاۗءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ
الآیہ یعنی جب کوئی خبر بہلی یا بُری امنکے پاس آئی تو مشہور کردیا اوسکو اور اگر پہیرتے اُسکو طرف
رسول کے اور طرف اُنکے جو اختیار والے ہین انہین سے تو سمجھتے اُسکو وہ لوگ جو استنباط کرتے
ہین - اس آیت سے استنباط ثابت ہوا اور اجتہاد اسکو کہتے ہین مجتہد کے پاس بات کا لیجانا اور
اونکی بات ماننا ثابت ہوا - ۹ یہہ فرقہ جو اپنے کو اہل حدیث کہتا ہی فرقہ جدید ہی چند روز سے
پیدا ہوا ہی ان سے پہلے تمام علما شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبد العزیز صاحب بلکہ صحاح ستہ
والے بخاری و ابو داؤد وغیرہ سب مقلد تھے ۱۰ ان لوگون کے اوستاد مولوی نذیر حسین
مکہ معظمہ مین جاکر توبہ کر آئے ہین یہ اونکا توبہ نامہ خاص مکہ کا چھپا ہوا ہے - (اور آس جلسہ میں
توبہ نامہ کو پڑہکر سنایا) اسکے بعد بد گوئی اور عیب جوئی رہی جسکی تحریر سے تہذیب آبلی ہو -

(دلائل مقلدین تمام ہوئے)

جوابات منجانب اہل حدیث

۱ ہمارے مخاطبین معززین کا دعوی باین لفظ ہی (اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقلید
شخصی واجب ہی) اس دعوی مین ان لوگون نے اپنا لقب (مذہبی نام) اہل سنت وجماعت
کہتا ہی یہہ نام یہ لقب تین لفظ سے مرکب ہے اہل سنت جماعت اہل کا ترجمہ (والا)
جیسے اہل عزت عزت والا اہل مال مال والا اہل حکومت حکومت والا سنت
معنے طریقہ رسول یہ مشہور لفظ ہے سب لوگ جانتے ہین تو اہل سنت کے معنے ہوئے
رسول کے طریقہ والا اور جماعت کے معنے گروہ یہہ بہی سب لوگ جانتے ہین باقی رہا
گروہ سے کون گروہ مراد ہے - تو سنت کے ساتہہ ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ مراد اس سے

نے خود کہا ہے علاوہ برآن اس مطلب کے ثبوت مین یہ سیل صاحب کا انگریزی ترجمہ بہ نشان صفحہ و سطر
حاضر ہی (ناظرین نے لیکر دیکھا) پہر اس آیت کا مخاطب اپنے کو سمجھنا گویا اپنے کو منکر رسالت سمجھنا ہی۔
اور یہہ کہنا مولوی ہدایت اللہ خانصاحب کا (دو شخص کے قول پر عمل ہو نہین سکتا) بہی محض
لغو ہی دو شخص مخالف کے قولونپر عمل ایک وقت مین ایک ہی مسئلہ مین نہین ہو سکتا دو مسئلہ مین
یا دو وقتون مین ایکسا ہی مسئلہ مین کیون نہین ہو سکتا۔

روز دوم بعد مباحثہ مولوی عبد الحق

عبد العزیز) ؎ نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنسکر ۔ اب جگر تہام کے بیٹھو مری باری آئی ۔ عنوانات
خلاف تہذیب وکلمات خلاف تہذیب جو اُس طرف سے وقوع مین آئے اوسکی نسبت ہر چند مجھکو
مزید شکایت نہین بلکہ مین یہی کہتا ہون ع بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ۔ مگر اتنا تو ضرور
کہونگا جو مفہوم اس شعر کا ہے ؎ ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی ۔ تمہی کہو تو یہہ انداز گفتگو کیا ہی
بالجملہ ایک دلیل آیت فاسئلوا کا جواب دیچکا ہون دوسری دلیل کا جواب شروع کرتا ہون۔
حدیث اتبعوا السواد الاعظم جو اُس طرف سے پیش ہوئی ہی اور کتاب ابن ماجہ مین اس
روایت کو بتایا ہی کتاب مذکور موجود ہی اور اتنے مولوی ہمارے مقابل مین ہین خدا اس روایت کو
باین لفظ ابن ماجہ مین نکالدین تو مین ان حضرات کی کتابدانی کا مداح ہون۔

واضح ہو کہ اُس روز باوجود مزید اصرار کے روایت مذکور کو ابن ماجہ مین نہین نکالا

حدیث کی تین قسمین باعتبار صحت کے مولوی ہدایت اللہ خانصاحب نے لکھوایا ہی اور کہا ہے
کہ راویون کی توثیق سے روایت صحیح ہوتی ہی اور اسی واسطے اسماء الرجال کی کتابین بنی ہین
فی الحال ہمارے مقابلین اس حدیث کو سند سے صحیح کر دین تو مین آپ لوگون کی حدیث دانی کا اقرار کرون
اس حدیث کا راوی ابو خلف اعمیٰ ہی اور اُسکو متروک اور کاذب لکھا ہی (تقریب التہذیب صفحہ ۲۹۶

له قرآن کا ترجمہ

یا نہین (مولوی ہدایت اللہ خانصاحب) قرآن نکالکر پوری آیۃ کا ترجمہ پڑہا اور مطلب بیان کیا (عبد العزیز) اَهْلَ الذِّكْرِ کے معنے خود بیان کیا ہی (یاد والے) کس چیز کے یاد والے اسکو بیان کرنا تہا لفظ یاد والے سے نکلتا ہے کہ کسی خبر کو یا کسی کتاب کو یا کسی قول کو یاد رکہنے والے نہ یہ کہ اپنی تجویز سے اپنی طرف سے کوئی بات کہنے والے اور امام صاحب کے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ اونہون نے اپنی طرف سے کہا تہا اور وہ اونکی اپنی بات تہی نہ دوسریکا قول اور نہ دوسرے کی خبر کیونکہ امام نے کہا (اترکوا قولی بخبر الرسول یعنی ہمارا قول حدیث پاکر چھوڑ دیجیو۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکی اپنی بات تہی نہ دوسرے کی خبر ورنہ یہہ کیون کہتے پس امام صاحب یاد والے نہین ہو سکے اور اونکو اَهْلَ الذِّكْرِ نہین کہہ سکتے اور اسی سے وہ دعوی مقلدین کا باطل ہوا کہ امام صاحب نے سب باتین قرآن وحدیث سے کہے ہین اگر ایسا ہوتا تو امام کا یون قول نہوتا حسب قاعدہ علمای مقلدین کو چاہیے تہا کہ پہلے امام صاحب کا اہل الذکر ہونا ثابت کرتے پیچہے یہ آیت پیش کرتے۔ جسوقت یہہ آیت اوتری تہی اوسوقت کوئی اہل الذکر تہا یا نہین اگر تہا تو اُسکو چھوڑکر دوسرے کو اوسکی جگہہ قائم کرنے کی کیا وجہ (ان کنتم لا تعلمون) (یعنے اگر تم نہین جانتے ہو) کی قید سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر جانتے ہو تو مت پوچھو اس سے ثابت ہوا کہ خدا ورسول کا حکم یعنی قرآن وحدیث کے جانتے ہوئے مت پوچھو۔ (پوچھو) کے معنے تقلید کرو یعنی بیدلیل مان لو۔ کیونکر ہوئے بلکہ یہہ ہو سکتا ہی کہ دلیل پوچھو یعنی بیدلیل پوچھے ہوئے مت مانو پس تقلید اس آیت سے باطل ہوئی نہ ثابت۔ علاوہ ان سب کے اگر مان بہی لیوین تو امام صاحب سے پوچھنا کیونکر ممکن ہی کیا اللہ نے حکم کیا ہی کہ پوچہو تو اس شخص سے جو ساڑہے گیارہ سو برس پہلے انتقال کرچکا ہی ایسی بات کوئی عقلمند نہین کہہ سکتا۔ پورے مضمون آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم اون لوگون کے حق مین صادر ہوا تہا جو پیغمبر کی رسالت کا انکار کرتے تہے کیونکہ پورا مضمون آیت کا یہ ہی۔ (نہین بہیجا ہمنے اُس سے پہلے رسول مگر مردون کو کہ وحی بہیجتے تہے ہم طرف اونکے پس پوچہہ لو یاد والون سے اگر تم نہین جانتے ہو یعنی جب کفار مکہ نے کہا کہ یہ (محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم) تو آدمی ہین پیغمبر کیونکر ہوئے تب یہہ آیت اوتری جیسا کہ ہمارے مخاطبین

مناظرے کے جو اس کتاب مین اونکے ہی کہ (صحیح بخاری کو ساری اہل اسلام نے قبول کیا اور نوی ہزار علمانے اسکو مصنف سے پڑہا (مولوی عبد الحق صاحب کی وہ کتاب نکالکر دکہایا) صحیح بخاری کو چھوڑکر امام ابو حنیفہ کی تقلید کرنا سواد اعظم کے خلاف کرنا ہے - بڑے گروہ سے مراد اگر یہی ہی جو اُس طرف سے بیان کیا گیا ہی تو قرآن کے خلاف ہی کیونکہ قرآن مین ہی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ جسکا مطلب یہ ہوا کہ ایماندار نکوکار لوگ تھوڑے ہین اور دوسرے آیت مین ہی قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ یعنی بندہ شکرگزار ہمارے تھوڑے ہین جسکے ثبوت مین سیل صاحب کا ترجمہ حاضر ہے - (سیل صاحب کا ترجمہ بہ نشان صفحہ وسطر دکھلایا -) بڑے گروہ کے معنے حسب بیان اُس طرف کے اگر یہی ہون کہ جہان جسطرف آدمی زیادہ پاوے اسطرف ہو جاوی تو بنا بر اسکے انسان دہلی مین رہے تو سنی رہے اور اگر لکھنؤ مین اوے تو شیعہ ہو جاوے کیونکہ وہان شیعہ زیادہ ہین ایسا ہی مرشد آباد مین اگر شیعہ ہو جاوے کیونکہ یہان شیعون کی جماعت بڑی ہی اگر بڑے گروہ کا مطلب یہی ہی جو اُس طرف سے کہا گیا ہی تو حضرت امام حسینؑ کو شہید کرنا درست ہو جاوے کیونکہ یزید کی طرف بہت لوگ تھے اور آپکی طرف تھوڑے -

۳ـ تیسری دلیل اُس طرف سے آیت لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ پیش ہوئی ہی جس کا مطلب اسی قدر ہی کہ مت فساد کرو زمین مین اسکو ترک تقلید سے کیا علاقہ باقی رہا یہہ کہنا کہ چونکہ ترک تقلید سے لوگ فساد کرتے ہین اسواسطے یہہ بہی فساد کرنا ہی محض نافہمی کی بات ہے اگر کوئی شخص اچھا کام کرتا ہو اور اسکے سبب سے دوسرا شرارت و فساد کرے تو مفسد فساد کرنیوالا کہلا ئیگا نہ وہ اچھے کام والا اور یہہ تقریر جناب رئیس بہاندہ مولانا ہدایت اللہ خانصاحب کی کہ جب غیر مقلدین تقلید کو واجب نہین کہتے تو جائز کہتے ہونگے اور امر جائز اگر موجب فساد ہو تو اسکا ترک ضرور ہی - مین کہتا ہون کہ درمیان عدم قول بالوجوب اور قول بالجواز کے لزوم سمجھنا اسکا جواب سوا اسکے کہ مین جناب مولانا کے علم وفضل اور معقولی ہونیکے معاود ون اور کچھہ نہین کہہ سکتا ہے تو تقلید کی نسبت اپنی طرف سے کوئی حکم نہین لگایا ابھی لکھ کہ

اور میزان الاعتدال) اور دونون کتابون کا نام ہمارے مخاطبین نے خود لکھوایا ہی (دونون کتاب نکالکر دکہایا) بقول انکے اس حدیث کا لفظ ہی اتبعوا السواد الاعظم جسکا ترجمہ یہہ ہوا کہ تابعداری کرو تم سب بڑے گروہ کی پس موافق اسکے دو جماعت کا وجود ہونا چاہیے ایک تابعداری کرنیوالون کی جماعت دوسری وہ جماعت جنکی تابعداری کی جاوی اور دوسری جماعت کو بڑا گروہ ہونا چاہیئے حالانکہ ہماری مخاطبین کے بیان کی روسے دو جماعت کا وجود نہین ٹہرتا کیونکہ انکا مطلب یہ ہی کہ ہم لوگ مقلد ہین کیونکہ ہم لوگ بڑے گروہ ہین اور یہ صاف طور پر باطل ہی جسوقت پیغمبر نے یہ کہا تہا اوسوقت کوئی بڑا گروہ تہا یا نہین ضرور کہنا ہوگا کہ صحابہ کی جماعت عظیمہ موجود تہی پہر اُس جماعت کی پیروی چہوڑکر ایک شخص غیر کے جو اسی برس پیچہے پیدا ہوا تقلید کرنا صریح حکم پیغمبر کے خلاف ہی اور اسی مطلب کی تائید کرتا ہی قول ہمارے پرانے دوست مولوی عبدالحق صاحب کا جو ہمارے آخر مقابل ہین وہ اپنے اس کتاب مین لکہتے ہین (پیغمبر نے فرمایا جو ہمارے بعد زندہ رہیگا وہ بہت اختلاف دیکہیگا پس اوسوقت ہمارے طریقہ اور ہمارے خلفا کے طریقہ کو پکڑنا) مولوی عبدالحق صاحب کی کتاب نکالکر دکہایا) پس طریقہ رسول و طریقہ خلفا رسول کو چہوڑکر ایک شخص غیر کی تقلید کرنا صریح حدیث کے اور اُسکے جو ہمارے آخر مقابل مولوی عبدالحق صاحب نے اپنی اس کتاب مین لکہا ہی خلاف ہی اور یہین سے لفظ اہل سنت والجماعت کا مطلب جو ابتدائی تقریر مین ہمنے کہا ہی کہل گیا پس تقلید شخصی کرنیوالا اہل سنت و جماعت نہین ٹہرا تمام اہل مدینہ طیبہ نے امام ابوحنیفہ کے خلاف کیا کیونکہ وہان کے امام امام مالک تہے اور اہل مکہ نے بہی اونکے خلاف کیا کیونکہ وہان کے امام امام شافعی تہے اسی طرح سارے محدثین ارباب صحاح ستہ وغیرہ نے اونکا خلاف کیا بلکہ اُنکے شاگرد لوگ انکے خلاف ہوے پہر امام ابوحنیفہ کی تقلید کرنا سواد اعظم مکہ و مدینہ وغیرہ کے خلاف کرنا ہی پس بنا بر قول علمای مخاطبین کے کہ حرمین کی پیروی ضرور ہے تقلید امام کی چہوڑنا ضرور ہوگیا حسب قول مولوی عبدالحق

ابن ماجہ مین ہی ان امتی لا تجتمع علی ضلالۃ فاذا رایتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم

اگر یہ لوگ انکار کرین تو وہ لوگ دیکھہ سکتے ہین - غرض امام ابوحنیفہ رحہ نے جمیع امور دینیہ مین ضروری و غیر ضروری نکالکر عنوان سابق کو بدلدیا اور ہر عبادت کی تقسیم چار صورتوں پر کردی فرض واجب سنت مستحب حالانکہ یہہ تقسیم زمانہ رسالت و صحابہ مین کبہی نہ تہی پس کاروبار عبادت کو بعد درست ہونے کے کسنے بگاڑا ہمارے مخاطبین معززین اسکو بتاوین کہ امام نے کس اختیار اپنی رای لگاکر ارکان عبادت کی تقسیم چار پر کردی - اور خود اپنے ہی قول سے وہ کیون مورد اس آیت کے نہونگے - ع۲ چوتھی دلیل اس طرف سے یہہ پیش ہوئی ہی کہ صحیح بخاری مین مروی ہی لا یحل دم امرء مسلم الحدیث - اس حدیث مین ہمارے مخاطبین معززین نے لفظ التارك لدینه چھوڑکر صرف المفارق للجماعة پڑھکر مطلب بیان کیا ہی جو کمال دیانت کی دلیل ہی اسکی وجہ یہہ تہی کہ اس لفظ کے ذکر کرنے سے مطلب حدیث کا کہل جاتا تہا اور انکا اپنا مطلب نکالنے کا موقع نہین رہتا تہا - یہان سے ہمارے مخاطبین کی دیانت و علم دونون کا اندازہ کرنا چاہیئے - حدیث کا مطلب صاف کہلا ہوا ہی کہ (جو شخص دین اپنا چھوڑکر جماعت سے نکلجاوے) یعنی مرتد ہوکر جماعت اہل اسلام سے نکل جاوے - کہان یہ مضمون کہان تقلید چھوڑ دینے والا اور اگر ٹھیک یہی فرض کرلیوین تو اسکا جواب دلیل دوم کے جواب سے واضح ہی جسکے موافق مورد اسکے مقلدین ہی ٹہرتے ہین نہ اہل حدیث ع۵ پانچوین دلیل انکی من اطاعنی فقد اطاع الله الخ ہی جس سے امیر کی اطاعت نکلتی ہی مین کہتا ہون کہ ان لوگون کو اول یہ ثابت کرنا تہا کہ امام صاحب انکے امیر تھے پیچھے یہ حدیث پیش کرنا تہا ایسا نکرنا دلیل ہی علم و فضل اور مناظرہ دانی کی حضرات مخاطبین خصوصاً جناب مولانا ہدایت اللہ خانصاحب کے لفظ امیری کے معنے خود بیان کئے ہین (کہ جسکو مینے امیر بنایا) یہہ لفظ چاہتا ہی کہ اس امیر کا وجود زمانہ رسالت مین ہو ورنہ یہہ کیونکر صادق آسکیگا (جسکو مینے امیر بنایا) پس انکے امام جو اسی برس کے بعد پیدا ہوئے کیونکر اسکے مصداق ہوسکتے ہین رسول صلعم کے وقت مین کوئی آنحضرت کا امیر بنایا ہوا تہا یا نہین اگر تہا تو اسکو مطاع ہونے کے نصب

انکے دلائل سے خود اسکا بطلان اور حرمت اگر نکل آدی تو میرے کہنے کی کیا ضرورت - اس آیۃ مین لفظ بعد اصلاحها مخاطب نے نہین معلوم کیون چھوڑ دیا جسکا مطلب یہ ہی کہ بعد درست ہو جانے زمین کے اوسمین فساد مت کرو یعنے بعد ٹھیک ہو جانیکے مت بگاڑو تو مین کہتا ہون کہ بنا بر اس آیۃ کے ٹھیک اور درست ہو جانے کا زمین کے ایک زمانہ معین ہونا چاہیئے جسکے بعد بگاڑنا ناجائز ٹھہرے پس مین پوچھتا ہون کہ زمانہ رسالت و زمانہ صحابہ مین زمین ٹھیک و درست ہو چکی تھی یا نہین ٹھیک و درست نہوتا اوس زمانے مین تو کوئی مسلمان نہین کہہ سکتا پس اوس درستگی کو اول کسنے بگاڑا دیکھنا چاہیئے کہ کارخانۂ دین اوسوقت کسطرح تھا اور پھر بدلا یا نہین اور کسنے ، لا پس واضح ہو کہ پیغمبرؐ نے مثلا وضو کرنا لوگون کو سکھایا اور تیئیس برس تک ہر روز پانچ دفعہ وضو کرکے بتایا ہزار دن لاکھون آدمی سے اپنے سامنے وضو کراکر طریقۂ وضو کو ٹھیک کیا پھر مدت دراز تک ہزارون لاکھون اونکے اصحابؓ یا اوسی طرح وضو کرتے رہے اور لوگون کو بتاتے رہے کہ پہلے گٹون تک ہاتھ دہوتے پھر کلی کرتے ناک مین پانی دیتے - پھر مونہہ دہوتے پھر ہاتھ کہنیون تک دہوتے پھر سارے سر کا مسح کرتے پھر دونون پیر دہوتے امام ابوحنیفہؒ نے جو اسی برس پیچھے پیدا ہوئے یہہ بات نکالی کہ پیغمبر نے جسطرح سے وضو کیا اور لوگون کو بتایا اوس طرح ضرور نہین بلکہ صرف منہ دہونا اور ہاتھ کہنیون تک اور چوتھائی سر کا مسح اور پیر دہونا اور وہ بھی ایک ہی دفعہ یعنی لگاتار دہونا ضرور نہین بلکہ پہلے منہ دہو لین اور گھنٹہ بعد ہاتھ دہووین اور اسی طرح مسح سر اور پیر دہونا کافی ہی - یا پہلے پیر دہووین پیچھے منہ دہووین اسی طرح نماز مین بھی بتایا کہ جس طرح پیغمبر نے نماز پڑھی اور بتائی ہی ضرور نہین بلکہ صرف چند باتین اوسمین سے کرلینا کافی ہی - خود مولوی عبدالحق نے کہا ہی کہ قرآن مین ہی کہ شراب حرام ہی اور حدیث مین ہی کہ ہر چیز نشہ والی حرام ہی امام ابوحنیفہؒ نے اسی برس پیچھے آکر یہہ کہا کہ صرف چار قسم کی شراب حرام ہی برانڈی شوق سے پیو پوٹ شوق سے پیو جسکے لئے ہمکو ثبوت دینا ضرور نہین ہدایہ کا ترجمہ انگریزی ہمارے ثالثون کے پاس موجود ہے

(عبد العزیز) بولتے ہوئے شرم نہین آئی اب جواب سنتے ہوئے شرم آتی ہی اور میرے نام لینے
اور نہ لینے سے کیا ہوگا ؎ نہ ہم سمجھے (نہ آپ آئے کہین سے ✤ پسینہ پونچھیے اپنی جبین سے ✤
گل و گلچین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نکر ✤ تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث) ۷ؔ ساتوین دلیل عبارت
تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ کی پیش ہوئی ہی جسکا مطلب صرف اسی قدر ہی کہ جواز تقلید مجتہدین اختلاف
ہے بعض نے جائز کہا اور بعض نے ناجائز اور یہ تحت آیۂ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر الایہ
کے مرقوم ہی اور اسی کتاب کی جلد ۶ صفحہ ۱۴۹ مین بذیل بحث اسی آیت کے لکھا ہی کہ استدلال بعض
مولویون کا اس آیت سے تقلید پر محض واہی ہی کیونکہ یہ آیت تو خاص یہود و نصاری کے بارے
مین اوتری ہی چنانچہ یہ عبارت اُسکی ہی اور ایسا ہی جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ اور جلد صفحہ ۲۱۰ مین لکھا ہی۔ (چنانچہ
دونون جلدون مین وہ مقام دکھلایا) دوسرے اسی عبارت پیش کردہ مین ہی کہ تقلید کے جواز
اور غیر جواز مین اختلاف ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے واجب نہین کہا اور دعوی وجوب کا تھا
اور وہ بھی مطلق تقلید نہین بلکہ تقلید شخصی - ۸ؔ آٹھوین دلیل اُس طرف سے بیضاوی کی عبارت
پیش ہوئی ہی جسکا مطلب یہ بیان ہوا ہی کہ (عوام پر علما کی اتباع واجب ہی) یہان پر اولاً تقلید کا لفظ
ہی مذکور نہین اور تقلید اور اتباع کو ایک معنی مین سمجھنا خوش فہمی ہی - دوسرے یہان پر عوام کی قید
لگی ہوئی ہی جس سے صاف نکلتا ہی کہ خواص پر واجب نہین - تیسرے علما صیغہ جمع سے ظاہر ہی کہ
ایک شخص کی تقلید نہین پس تقلید شخصی اس سے باطل ہوئی نہ ثابت - چوتھے یہانپر صریح لفظ تقلید
کا مذکور نہین اور صفحہ فلان مین بیضاوی کے دیکھیے تقلید کی صریح حرمت موجود ہی - پانچوین
اگر علما اور مجتہدین گذشتہ ایک ہی ہین تو ہمارے مخاطبین کس گنتی مین ہین جو انکے کہنے پر عوام
عمل رہے ہین - یہان تک تمام ہوا جواب ان استدلالات کا جو مولوی ہدایت اللہ خان صاحب
اور انکے اعوان نے پیش کئے تھے - اور یہان سے جواب گفتار قلعی دار کا اپنے پرانے دوست
مولوی عبد الحق صاحب سے شروع کرتا ہون - مینے انکی گفتار کو قلعی دار اسوجہ سے کہا کہ جو چیز
قلعی دار ہوتی ہی بادی النظر مین بہت اچھی معلوم ہوتی ہی مگر ذرا سا کھرچ دینے کے بعد ساری

معزول ہونیکی اور امام ابوحنیفہ کو اسکی جگہ منصوب ہونے کی کیا وجہ اور اگر نہین تھا تو اسوقت کے لوگون نے اس حکم کی تعمیل کیونکر کی بزمانہ رسالت مین پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکو سالار فوج بناکر بھیجتے تھے اُس شخص کا کیا لقب ہوتا تھا اگر امیر ہی اوسکا لقب تھا تو امام ابوحنیفہ جو کبھی کسی فوج کے سالار نہین بنے کیونکر اُس لقب سے ملقب ہوگئے امام ابوحنیفہ کا لقب امیر اگر کسی کتاب مین لکھا ہو تو دکھاوین ـ مولوی ہدایت اللہ خانصاحب نے اس دلیل کے بیان کرتے وقت فرمایا تھا کہ لوگ امیر ہوتے تھے اور انکا لقب امیر المومنین ہوتا تھا ـ اگر یہہ فرمانا اونکا صحیح بہی ہوجاوے تو امام ابوحنیفہ تو کبہی امیر المؤمنین نہین کہلائے بلکہ انکے وقت کے امیر المومنین دوسرے تھے جنہون نے انکو کوڑے مارے اور قید بہی کیا یہانتک کہ قیدخانہ ہی مین رحلت بہی کی ـ علاوہ ان سب کے امیر کی اطاعت اور رسول کی اطاعت دونون اس حدیث مین مذکور ہے اور اطاعت رسول مقدم ہی کہ اونکی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہی پس اگر حکم امیر و حکم رسول مین اختلاف ہو تو اوسوقت انسان کیا کریگا ضرور اُس وقت رسول کا حکم مقدم ہوگا ورنہ خدا کی نافرمانی لازم آئیگی جیسے بلاتشبیہ مثلاً منصف اور جج دونوں کی عدول حکمی قانوناً ناجائز ہی مگر جب دونون مین اختلاف ہو تو جج کا حکم مقدم ہوتا ہی اور منصف کا حکم مسترد ہوجاتا ہی ـ یہہ چہٹین دلیل اُس طرف کی ید اللہ علی الجماعۃ الخ ہی اول اس حدیث کو بسند صحیح بیان کرین ورنہ استدلال صحیح نہین ہی ـ دوسرے اسکا جواب دلائل گذشتہ کے جواب سے عیان ہی اس حدیث مین شذ فی النار کا مطلب جناب رئیس المجابذہ مولانا ہدایت اللہ خان صاحب نے یہہ بیان کیا ہی کہ (وہ جہنم مین بہی اکیلا ہی رہیگا یعنی وہان بہی کوئی اوسکا مانوس نہوگا) اس مطلب کے بیان پر سوا اسکے کہ جناب مولانا کے علم و فضل اور خوش فہمی کی داد دون اور کیا کہون (علماے مقلدین) بار بار مولانا ہدایت اللہ خانصاحب کا نام کیون لیتے مولانا تو نہین بولتے تھے انکا نام لیتے ہوئے غیرت نہین آتی ہو (ثالثین) چند آدمی ملکر بحث کرتے تھے مولانا بہی انمین تھے ہملوگ نہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہی مباحث تھے اور نہ یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہ مباحث نہ تھے

یہہ کہا کہ دعوی مدعی سچا ہی کیونکہ منصف صاحب نے اسمین گواہی دی ہی اور انکی گواہی بیشک
قابل اعتبار ہی - وکیل مدعا علیہ نے جو ہمارے دوست کے ہم فہم تھے جواب دیا کہ منصف
صاحب کی گواہی کو آپ معتبر نہین کہسکتے اور اوسکو نہین مان سکتے کیونکہ آپ انکا فیصلہ
مسترد کرتے ہین جو فیصلہ نہین مانتے کیوجہ ہی وہی گواہی کے بہی نہ ملنے کی وجہ ہی جج صاحب
ایسی بحث کرنے والے وکیل کو سواے بیوقوف کے اور کیا کہین گے کہ استرداد فیصلہ
منصف صاحب کا یہہ مطلب نہین ہی کہ ہم اونکو جہوٹا اور غیر معتبر آدمی جانتے ہین بلکہ یہ
سمجہتے ہین کہ اونکی رای مین غلطی واقع ہوئی ہی - رای و تجویز کی غلطی سے یہہ لازم نہین
آتا کہ جس امر کا دیکھنا یا سننا وہ بیان کرین وہ غلط اور جہوٹہہ سمجہا جاوے اسی طرح امام کی
کی رای نماننے سے یہہ لازم نہین آتا کہ نزول قرآن کی شہادت یا قول و فعل پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی شہادت بہی نہین مانی جاوے کیونکہ رای کی بنا سمجہا ٹہرا ہی اور شہادت کی
بنا دیکھنے و سننے پر ہی - باقی رہا یہہ کہ امام صاحب نے اپنی رای سے کہا اسپر خود انکا قول
(اترکوا قولی) جسکا بیان ہم پہلے کر چکے ہین دلیل ہی - اور یہہ قول ہمارے دوست کا
کہ معنی تقلید (کسیکی بات بیدلیل مان لینا) قبول روایت پر بہی صادق آتا ہی محض نافہمی کی
بات ہی اگر کسی وکیل نے کوئی دفعہ کسی قانون کا بیان کیا وہ قانونی دفعہ کہلائیگا یا قول
اوس وکیل کا - چپراسی نے جو حکم حاکم پہونچایا وہ حاکم کا حکم کہلائیگا یا اوس چپراسی کا اگر
کسی نے یہہ مصرعہ پڑہا (راستی موجب رضای خداست) یہہ مقولہ سعدی کہلائیگا یا اوس
شخص کا - اور اگر ایسا ہی ہی تو یہہ لوگ اپنے کو مقلد امام ابو حنیفہ کا کیون کہتے ہین کیونکہ انسے
تو اونکا قول سنا نہین اور نہ اونکی کوئی کتاب دیکھی پس حسب فہم ہمارے دوست کے اپنے
کو مقلد اوس مولوی کا کہنا تہا جس سے سنا نہ امام کا پس اونکی تقریر سے خود اون کا جواب
نکلتا ہی کہ (مولوی لوگ تمام وعظ کہتے پہرتے ہین اور احکام شریعت یہہ پہنچاتے ہین) مگر نہ آ
سکے کوئی اپنے کو اون مولویون کا مقلد نہین کہتا کیونکہ مولوی لوگ اپنی بات نہین کہتے

قلعی اور وقعت اوسکی جاتی رہتی ہی اسی طرح ہمارے دوست نے بڑے زور شور کی تقر
اپنے وجوہ استدلال پر قلعی کی ہی اور بڑے دعوے کے ساتھہ یہ بات کہی ہی کہ اسکا جواب غیر مقا
سے عمر بہر نہین ہو نیکا اس قلعی دار مضمون سے اونکے اُس طرف کے لوگ بہت خوش ہو
اور اپنے مولانا کو سچا سمجھکر الفاظ تہنیت اور شاباشی کے بول پڑے مگر جب اسکی قلعی کہلے
معلوم ہوگا کہ مولویصاحب نے باتین بناکر اپنا رنگ تو جمالیا مگر یہہ خیال نہین کیا کہ یہان د
کی ضرورت ہی خالی بات بنانے سے کام نہین چلیگا س نکتہ چین ہے غم دل اُسکو سنائے نہ
کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے ؛ ہمارے دوست نے اولاً دو آیت پیش کرکے ظا
کیا ہی کہ قرآن مین احکام مجملاً مذکور ہین اور اس اجمال کے تفصیل کی ضرورت ہی اور یہی کام
مجتہدون کا ہے اگر انکی تقلید نکی جاوے تو قرآن کے اجمال کی تفصیل کیونکر معلوم ہو پس
مین پوچھتا ہون کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو تیئیس برس دنیا مین پیغمبری کرتے رہے
اور احکام الہی لوگون کو پہونچاتے رہے) اونہون نے قرآن شریف کے اجمال کی تفصیل اور احکام
الہی کا بیان صاف طور پر کیا یا نہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت اور اونکے یار
اصحاب کے وقت احکام الہی ظاہر ہوئے اور آن پر عمل ہوا یا نہین اوسوقت مین احکام
کا ظاہر نہونا اور اوس پر عمل نہونا کوئی مسلمان نہین کہہ سکتا پہر جب یہ سب کام اُس وقت مین
ہو ہی چکے تھے پہر مجتہد کا کیا کام اور آن کے اصلاح کی کیا ضرورت باقی رہی۔
۲؎ ہمارے پرانے دوست نے تقلید کے معنے (بے دلیل کسی کی بات مان لینا) بیان کرکے بڑے
شد و مد سے تقریر کی ہی کہ اگر تقلید نہ کی جاوے تو قرآن نہین مانا جاوے کیونکہ وہ بہی راو
راویون کے پہونچا اور اسی طرح احادیث کیونکہ بخاری کے حدثنا کو ماننے پر کیا دلیل بلکہ تمام
علوم جغرافیہ وحساب وغیرہ وغیرہ کے ماننے پر کیا دلیل مین اس تقریر کی اولاً ایک مثال دیتا
ہون جس سے اسکی خوبی ظاہر ہوجاویگی اور اسکا تار و پود کہل جائیگا۔ مثلاً جج صاحب کے یہان
ایک مقدمہ پیش ہوا جسمین منجانب مدعی منصف صاحب گواہ تھے جج صاحب نے عند المباحثہ

کیونکہ واسطے مقلد جس کی تقلید
کرتے ہین اور وہ سچے ہین پیچھے
[illegible] نہین ہو تو [illegible]
تقلید کی [illegible] جائز رکھی
[illegible] وہ مقلد جس کی تقلید
[illegible] باطل پر ہو [illegible]
کی تقلید ہوا اور [illegible]
ہمارا مقلد جس کی ہم تقلید
کرتے ہین وہ حق پر ہے
یا باطل پر ۱۲ مولوی
عبد الرحمن جی [illegible]
عفی عنہ

نہ صرف ایکسا کی۔ دوسرے وقت نزول اس آیت کے جو لوگ اس لفظ کے مصداق تھے اون سبکو معزول ہوکر امام ابو حنیفہ کو اونکی جگہہ منصوب ہونیکی کیا وجہ۔ تیسرے لفظ اختیار کے معنے اجتہاد کے کیونکر ہوئے۔ چوتھے اس آیت مین اطاعت خدا و رسول وَاُولِی الْاَمْرِ سب کی مذکور ہی پس اگر رسول و اولی الامر مین اختلاف ہو تو کسکو ترجیح ہوگی۔ پانچوین آگے اس آیت کے موجود ہی فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول) یعنی جب جھگڑو تم لوگ کسی بات مین تو اوسکو خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ یعنے اختلاف کے وقت صرف خدا و رسول ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے نہ غیر کی طرف۔ پس اسوقت مین کہ جھگڑا و اختلاف درپیش ہو خدا و رسول کی کتاب قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنا چاہیئے نہ امام کی طرف پس اس سے تقلید باطل ہوئی نہ ثابت۔ ع۔ پانچوین دلیل یہہ آیت اِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ) الآیہ پیش ہوئے ہو جسکا حاصل اسی قدر ہی کہ بھلا بری خبر سنکر اوسکو مشہور نہین کر دینا چاہیئے بلکہ اوسکو طرف رسول کے و اولی الامر کے پیش کرنا چاہیئے تاکہ وہ لوگ دیکھین کہ یہہ خبر سچی ہی یا جھوٹی اسکو اس دعوی سے کہ (تقلید شخصی واجب ہی) کیا تعلق ہم کہتے ہین کہ اس سے تقلید شخصی کیا بلکہ مطلق تقلید باطل ہوگئی کیونکہ موافق اس آیت کے کسی کی کوئی بات سنکر یونہی مان لینا نہین چاہیئے بلکہ رسول کی کتاب اور اختیار والون کے اقوال سے ملا لینا چاہیئے۔ علاوہ ان سب کے مین کہتا ہون کہ تقلید شخصی کے معنی جب یہہ ٹھہر چکے کہ (ہر مسئلہ مین ایکسا ہی امام کی تقلید کرنا) تو مین کہتا ہون کہ اس مسئلہ وجوب تقلید شخصی (جسکے سبب اتنا بڑا اختلاف پڑا ہوا ہی) مین یہہ لوگ اپنے امام کے مقلد ہین یا نہین اگر مقلد ہین تو امام کا قول اس بارہ مین دکھا دین۔ اور اگر اس مسئلہ مین امام کے مقلد نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین ہی انکے امام نے اس مسئلہ مین کچھہ کہا یا نہین اگر نہین کہا تو اونکا تقلید شخصی نہین رہی کیونکہ اس مسئلہ مین دوسرے کی طرف جانا ہوگا دوسرے وہ قول ملا محمد عارف صاحب و مولوی ہدایت اللہ خانصاحب کا کہ (امام نے سارے مسائل تحقیق کر کے واسطے عمل لوگون کے ٹھیک کر دیا) لغو ہو گیا کیونکہ امام نے ایسا مسئلہ جسکے سبب سے مسلمانون مین اس قدر اختلاف پڑا ہوا ہے

بلکہ امام ابو حنیفہ کی بات کہتے ہین بنابران یہ لوگ اپنے کو حنفی کہتے ہین ایسی پوچ و بیچ بات پر اسقد زور دکہانا کہ عمر بہر غیر مقلدون سے اسکا جواب ہو نہین سکتا۔ دو حال سے خالی نہین یا خود رای و روایت مین یعنی تجویز اور شہادت مین کوئی فرق نہین سمجہاتہا یا سمجہکر اپنے لوگونکے خوش کرنے کو ایک قلعو دا مضمون کہدیا۔ ہمارے دوست نے دو حدیثین اپنی دلیل مین پیش کی ہین ایک (بلغوا عنی ولو آیۃ) یعنی پہونچاؤ ہماری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ دوسری حدیث (فلیبلغ الشاھد الغائب) یعنی حاضر غائب کو پہونچادے۔ اس دلیل کو دعوی سے کیا تعلق ہی دعوی تو یہ ہی کہ (سارے مسائل مین ایک ہی امام کی تقلید یعنی بیدلیل اونکی بات مان لینی واجب ہی) اور دلیل یہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو ہماری ایک بات بہی معلوم ہو وہ پہونچاوے سبحان اللہ دعوے و دلیل مین کسقدر مطابقت ہی۔ مین کہتا ہون کہ بخاری اور مسلم وغیرہ کے ماننے پر جو دلیل طلب کی ہی یہی دونون حدیثین پیش کردہ اونکی کتب حدیث کے ماننے پر دلیل ہین کیونکہ کتب حدیث کی تدوین اور تبلیغ حسب حکم پیغمبر صلعم کے ہی جیسا کہ ان دونون حدیثون سے ظاہر ہی اور رای اور قیاس کی کتابون کا بطلان بہی ثابت ہوگیا کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی باتون کے پہونچانے کا حکم دیا تہا نہ یہہ کہ کوئی امام اپنی رائی و تجویز سے مسئلہ نکالکر پہونچاوین باقی رہا یہہ امر کہ امام نے اپنی رای سے کہا اسکو ہم بیان کر چکے ہین علاوہ اسکے اگر دونون یعنی حنفی مذہب کی کتاب اور بخاری و مسلم وغیرہ کی کتابین دونون ایک ہی قسم کی چیز تہی تو اوسکا نام فقہ اور اوسکا نام حدیث کیون ہوا۔ فقہ کے معنی لغت مین فہم اور سمجہ کے ہین اور حدیث کے معنے حکایت اور بات کے۔ پس دونون کے نام ہی سے دونون کا فرق معلوم ہوتا ہی۔ چوتہی دلیل ہمارے دوست نے یہہ آیت پیش کی ہی۔ (اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ) یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور تابعداری کرو رسول کی اور اختیار والون کی اپنے مین سے۔ اونہون نے امام کو مصداق اولی الامر کا ٹہرایا ہی قطع نظر فساد سبب کے اس آیت سے صریح طور پر تقلید شخصی باطل ہوگئی کیونکہ اسمین لفظ اولی الامر ہے جسکے معنے خود کہے ہین (اختیار والون کی)

کہ بغیر ترجیح دلائل کے عمل کرنیوالون کو وہ گمراہ سمجھتے تھے۔ تیسرے یہ لکھا ہی کہ بعد دعا کی مجھکو اللہ نے کتاب موطا (جو حدیث کی کتاب ہی) کی طرف ہدایت کی اس سے بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے اونکو حدیث پر عمل کرنے کی ہدایت کی نہ فقہ پر۔ پھر یہ وصیت نامہ اونکا ہی اسمین فرماتے ہین اوصیت اول این فقیر چنگ زدن است بکتاب و سنت و ہر روز پارۂ از ہر دو خواندن و اگر طاقت خواندن ندارد ترجمہ ورقی از ہر دو شنیدن ودائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب و سنت عرض کردن انچہ موافق افتد بحیز قبول آوردن والا کالای بدبریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست و سخن متقشفۂ فقہا کہ تقلید عالمی را دستاویز ساختہ از کلام شارع معصوم بے پروا شدہ باشند نشنیدن و بدیشان التفات نکردن و قربت خدا جستن بدوری ایشان (دیکھئے یہہ وصیت شاہ ولی اللہ کی کہ قرآن و حدیث مضبوط پکڑنا و ہر روز تھوڑا اون دونون کو پڑھنا اور جو نہ پڑھ سکے اوسکو ترجمہ دونون کا سننا اور فقہا کے مسائل کو قرآن و حدیث سے ملانا جو موافق ہو اوسکو قبول کرنا نہین تو اوسکو چھوڑ دینا اور متقلد عالمون کی بات نہ سننا اور اونکی طرف توجہ نکرنا اور کہا کہ ان سے دور رہنے مین خدا کو ڈہونڈہنا جسکا مطلب یہہ ہوا کہ علمای مقلدین کی صحبت مین انسان خدا سے دور یعنی دین سے بے بہرہ ہو جاتا ہی جس شخص کا یہہ مقولہ ہو اوسکو مقلد کہنا ہمارے مخاطب کی غایت سچائی کی دلیل ہی۔ ہمارے مخاطب نے یہہ کہا ہی کہ ان لوگون کے اوستاد (جو انکے بھی اوستاد ہین) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے مکہ معظمہ مین توبہ کیا ہے۔ اصل حال یہہ ہی کہ دلیل دینے و مباحثہ کرنے مین جب یہہ لوگ بر نہین آتے تو جھوٹ بولکر بہتان باندہکر بازی لیجانا چاہتے ہین۔ کبھی کہتے ہین کہ یہ لوگ رسول کی عظمت نہین کرتے۔ محمد رسول صلعم کو خاتم الانبیا نہین جانتے۔ سور کی چربی حلال کہتے۔ خالہ پھوپھی سے نکاح جائز سمجھتے حالانکہ ہم لوگ ایسے عقیدہ و مذہب والیکو کافر جانتے ہین۔ پہلے مشہور کر دیا اخبارون مین چھاپ دیا کہ مولانا نذیر حسین صاحب قتل کر دئے گئے۔ پھر مشہور کیا کہ وہ مکہ معظمہ مین قید ہین۔ جب جناب مولانا سفر حج سے مکان کو

بالکل چھوڑ دیا - اب مین دیکھاتا ہون کہ انکے امام نے اس مسئلہ مین کیا کہا یہ مسلم الثبوت ان کی کتاب معتبر (جسکو ہمارے مخاطبین تسلیم کر چکے ہین) مین لکھا ہی عن ائمتنا لا یحل لاحد ان یقول بقولنا ما لم یعرف من این قلنا یعنی ہمارے اماموں نے کہا ہی کہ حلال نہین کسیکو ہم لوگون کی بات بولنا جب تک یہ نجان لے کہ ہم نے کہان سے کہا - جسکا حاصل یہہ ہوا کہ امامون نے اپنے قول کو بیدلیل سمجھے ہوئے زبان پر لانا حرام بتایا ہی پس جسکا زبان سے نکالنا جائز نہین اوسپر عمل کہان تک جائز ہوگا - پس اس مسئلہ مین یہہ لوگ اپنے امامون کے مخالف ہین اور انکا دعوی تقلید شخصی بالکل غلط اور انکے امام کے خلاف ثابت ہوگیا پس تقلید شخصی انکی باطل ہوگئی

ع ہمارے دوست نے فرقۂ اہل حدیث کو فرقہ جدید قرار دیکر شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ بہت سے علما کا نام لیکر بتایا ہی کہ سب لوگ مقلد تھے - ہر چند اسکے جواب کی ضرورت نہین کیونکہ اسکی کوئی دلیل نہین دی ہی - و دوسرے بحث یعنی وجوب تقلید شخصی کو اس سے کوئی تعلق نہین باانہمہ مین اپنے دوست کی سچائی ظاہر کرنے کو اون علما مین سے دو ایک کے اقوال دکھاتا ہون یہہ کتاب منصفی تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب کی ہے اسمین مرقوم ہی (فقیر را در تی بسبب اختلاف مذاہب فقہا و کثرت احزاب علما و کشیدن ہر کسی بجانب تشویشے روداد کہ تعین طریقہ برای عمل ضرورست و تعیین بغیر ترجیح سفسطہ و وجوہ ترجیح بسیار و اقوام را در تقریر وجوہ ترجیح اجمالا و تفصیلا اختلاف فاحش پس ہر جانب دست و پازدو فائدہ ندید وازہر کسی استفاثے نمود و حاصلے بدست نہ آمد بعد ازان بتضرع تمام بحضرت باری جل مجدہ متوجہ شد و گفت لان لم یہدنی ربی لاکونن من القوم الضالین انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پس اشارت بکتاب موطا کہ تالیف امام ہمام حجۃ الاسلام مالک بن انس است واقع شد) اس عبارت سے اونکی ظاہر ہی کہ وہ تقلید کو باطل جانتے تھے کیونکہ اونہون نے لکھا کہ تعیین بغیر ترجیح ولائل سفسطہ یعنی باطل ہی دوسری دعا مانگی ہی جس کا ترجمہ یہہ ہوا کہ اگر اللہ ہمکو ہدایت نہین کریگا تو ہم گمراہون سے ہوجاوینگے اسسے معلوم ہوتا ہے

...دونون کے معنے ایک ہین قلمی نسخہ مین اوسی طرح ہی یعنے اتبعوا السواد الا...
...عبدالعزیز) وہ قلمی نسخہ جسمین پاین لفظ ہی کہان ہی دکہا وین (نہین دکہایا) اور یہ ... امام حسین
...طرف تہوڑے لوگ تہے غلط ہی کیونکہ اگر کوئی شخص جنگل مین جہان اوسکا کوئی تہو مارا جاوے
...یہ نہین کہہ سکتے کہ اُس کی طرف کوئی نہین ایسیہی امام حسینؑ کو دشمنون
...شہید کیا ورنہ اون کی طرف بہی بہت لوگ تہے۔

...تفسیر کبیر و تفسیر بیضاوی مین جو تقلید کی برائی دکہائے ہے وہ ا
...دون کی تقلید ہے نہ مجتہدون کی۔

...جو کہا ہے کہ قرآن کے سارے احکام اور شریعت
...ن ظاہر ہوگئین تہین تو بہلا بتلا وین کہ ریل پہ نما
...پیدا ہوا ہے اوسوقت مین کہان ظاہر ہوا تہا۔

...جو کہا ہی کہ امام کی کوئی کتاب نہین ہر چند اونکی
...شاگردون کی کتابین ہین جنمین اون لوگون نے اقوال امام کو جمع
...اقوال مدلل بقرآن و حدیث ہین اور مشہور و معتبر اُن مین سے چہہ کتابین
...مبسوط جامع صغیر جامع کبیر سیر صغیر سیر کبیر (عبدالعزیز) یہہ جامع صغیر تو
...دین کہ قرآن و حدیث کی کون دلیل مذکور ہی۔ یہہ شراب والا مسئلہ اسمین
...اسکی دلیل بتاوین (اسکا جواب ندارد) امام صاحب کا قول جو پیش کیا ہے
...ہمارا قول چہوڑ دو اسکی مثل یہہ ہے کہ جیسکا مال کہرا ہوتا ہے وہ بڑے دعو
...ہے کہ ہمارا قول تو سب مدلل ہی ہے مال کہرا جانچکر دیکہہ لو۔

...اسکے بعد الزامات شروع ہوئے یہہ لوگ وہابی ہین جب سرکار کی طرف
...مقیم رہے کہ ہمنے اپنی بحث کا خلاصہ اردو مین لکہکر اوسکے دوسرے دن
...مرادآباد تا ئشین کر دیا فقط

واپس آگئے اور یہ لوگ صاف طور سے جہوٹے نیکلے تو یہہ تو یہ نامہ جعلی بناکر مشتہر کیا ہی جسکی عزالی تک صحیح نہین اور دفتر وہان کا ترکی زبان مین ہی اور یہہ عربی اور اسپر مہر وغیرہ ندارد اسکی تکذیب کے واسطے اہل حدیث نے خاص دفتر سے وہان کے پروانہ حاکم جو مزین بہ مہر و دستخط ہی اوسکا فوٹو گراف منگوا کر ان کو جہوٹہا ثابت کردیا وہ فوٹو گراف بعینہٖ موجود ہی (حضور ثالثین مین پیش کیا گیا) مگر ساتہہ اسکے ان لوگونکو جہوٹہ بولتے شرم نہین آتی شاید سمجہا ہوگا کہ وہ فوٹو گراف یہان کہان سے آئیگا ہمارا جہوٹہ چل جائیگا فقط۔

اسکے بعد آیتین جو دلیل مین پیش ہوئین تہین سیل صاحب کا ترجمۂ قرآن انگریزی مین نشان دیکر حوالۂ ثالثین کیا۔

جواب الجواب منجانب مقلدین

مولوی ہدایت اللہ خان باعوانہٖ) آیۂ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ الایۃ کے نسبت جو جوابدیا گیا ہی کہ یہہ آیت خاص منکرین رسالت کے بارہ مین اوتری ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص مورد کا ورنہ آیتین قرآن کی تو سب خاص خاص بارہ مین اوتری ہین تو اب ونکا حکم باقی نرہے مثلاً قرآن مین ہی اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنے قائم کرو نماز کو تو یہہ آیت بہی خاص اوسوقت کے لوگون کے بارے مین اوتری تہی تو اب نماز چہوڑ دیجاے اسیطرح آیت فَاسْئَلُوْا اگرچہ خاص بارہ مین اوتری تہی مگر حکم اوسکا ابتک سب پر قائم ہے۔

(مولوی عبدالحق) آیۂ لَا تُقَدِّمُوْا فِی الدِّیْن کے جواب مین جو جو الزامات امام ابو حنیفہ پر نسبت تقسیم کرنے احکام کے طرف ضروری وغیر ضروری کے قائم کئے گئے ہین اسکے جواب مین یہہ صحیح بخاری موجود ہی اسمین روایت ہی کہ رسول صلعم نے ایک ایک دفعہ بہی وضو کیا اور دو دو دفعہ بہی اور تین تین دفعہ بہی ہے۔ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ کے نسبت جو کہا ہی کہ یہہ روایت ابن ماجہ مین مخالفین چہپی ہوئی ابن ماجہ مین یون ہی (عليكم بالسواد الاعظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ ابو محمد ابراہیم آروی یکی از حاضرین جلسہ مناظرہ واقع گورا بار ضلع مرشد آباد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی **اما بعد** - مخفی نرہے کہ مینے اس رویداد مناظرہ کو دیکھا اور اس جلسۂ مناظرہ واقع گورا بار مین بہی حاضر تہا بیشک تحریر مولوی عبد العزیز صاحب کی لائق ثنا ہے یہ تحریر کچہ ایسی تحریر ہے کہ گویا خود بول رہی ہے کہ مین افراط و تفریط سے الگ ہون اور وہی ہون جس نے اپنی تاثیر سے اہل مجلس مناظرہ کو فریفتہ کرلیا تہا مین بہت اعتماد کے ساتہہ کہہ سکتا ہون کہ یہ رویداد خدا شاہد ہے کہ بہت ہی سچی ہی تطویل کی نظر سے کچہ مضامین پس انداز بہی کئے گئے ہین زیادتی سے تو بالکل خالی ہی اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین

لوگون کو وہ ۔۔ شروع ہوئی تب ان لوگون نے اپنے کو اہل حدیث کہنا شروع کیا ورنہ پہلے
ان کو وہابی ۔۔ پر فخر تھا اور کہتے تھے (وہابی کے معنے ہین رحمان والا) علی ہذا القیاس اسی
قسم کی باتین فضول جنکو مباحثہ سے کوئی تعلق نہین بد گوئی عیب جوئی شروع ہوئی یہانتک
وقت ۔۔ ۔۔ حثہ کا قریب اختتام کے پہونچا (ثالثین) پس گفتگو ختم کی گئی چونکہ مقلدین
۔۔ ۔۔ ملہ اونکو دو مرتبہ بحث کا موقع دیا گیا اور غیر مقلدین چونکہ مدعا علیہم تھے
۔۔ ۔۔ الت اونکو ایک دفعہ بحث کا موقع دیا گیا ۔ ہملوگ سونچکر ایک ہفتہ
۔۔ ۔۔ دونون طرف کے مولوی صاحب اپنے اپنے بحث کا
خلاصہ لکھکر دین ۔

تمام شد

۔۔ اللہ صاحب غازی پوری مدرس

۔۔ ت موسومہ مولوی ابراہیم صاحب آروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت شریف اخی المعظم المکرم ابی محمد ابراہیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
۔۔ کا کارڈ پہونچا رویداد مناظرہ دیکھا خوب ہے اور اسکا طبع ہونا بہت مناسب
۔۔ السنہ کا پرچہ اسی پنجشنبہ کو پہونچا اوسمین کیفیت مناظرہ کو چھاپ دیا حالانکہ ا
۔۔ نئی خط کے ذریعہ سے رد کا تھا ۔ اگر وہان یہ پرچہ نہو تو بھیجدون اوسکو بھی ملا
۔۔ ری مولوی عبدالعزیز صاحب کی تحریر گو زوائد امور مین تطویل سے خالی ۔۔
۔۔ مرین یعنی خاص جلسہ کی گفتگو کے بیان مین نہایت عمدہ ہی اوسکے پڑ ۔۔
۔۔ سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ابھی جلسہ نظر کے سامنے ہی اور گفتگو ہو رہی ہی والسلا

فتوائی احتیاط الظہر بعد الجمعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد

وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ آجکل جو بعد نماز جمعہ کے چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں [illegible] بعض شہروں میں [illegible] وغیرہ کے [illegible] ہونے لگیں [illegible] نماز احتیاط الظہر کی اس صورت مسئولہ میں جائز ہے یا نہیں اور اگر ایسی [illegible] ایک خاص شخص کے [illegible] ایسی [illegible] کے ساتھ [illegible] اس عمل کی [illegible] ہے یا نہیں [illegible] نماز احتیاط الظہر کا کیا مسئلہ ہے [illegible] نماز احتیاط [illegible] اگر جمعہ نہ ہوا تو ظہر ہو جاوے [illegible] قیاس اس کا صیام یوم الشک ہو سکتا ہے یا نہیں [illegible] دوسری بدعات محدثہ فی الدین کے ہے جواب اس مسئلہ کا صاف صاف مع دلائل [illegible] عنایت فرماویں بینوا توجروا

الجواب مذہب حنفیہ میں جمعہ کی شرائط [illegible] ہیں سے مصر [illegible] یا اس کے نائب کا [illegible] ہیں [illegible] امام یا اس کا نائب ہندوستان میں بسبب تسلط کفار کے نہیں پایا جاتا تو موافق مذہب حنفیہ جمعہ نہ ہوا [illegible] شرط نہیں [illegible] مذہب [illegible] جمعہ کا پڑھنا [illegible] درست نہیں [illegible] جمعہ [illegible] ادا ہوا [illegible] ذمہ ظہر کی نماز [illegible] ہو سکتا [illegible] جمعہ [illegible] ہر شخص کو تردد ادائے جمعہ و شروط [illegible] احتیاط الظہر کیا [illegible] اگر جمعہ ادا ہو چکا تو ظہر [illegible] ذمہ سے ساقط [illegible]

[illegible]